Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱/

المصلح

جمعرات

۳ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۰ فتح ۱۳۳۲ ھش ۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۰۹

برطانیہ اور لیبیا کے درمیان فوجی معاہدے پر عملدرآمد شروع ہوگیا

برطانیہ آئندہ بیس سال تک اس نئی مملکت میں اپنی فوج مقیم رکھ سکے گا۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور لیبیا کے درمیان فوجی معاہدے پر کل سے باضابطہ طریق پر عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے شمالی افریقہ کی اس نئی مملکت میں برطانیہ آئندہ بیس سال تک اپنی فوجیں مقیم رکھ سکے گا۔ دونوں حکومتوں نے اقتصادی فوجی اور دوستی کے ان تینوں معاہدوں کی توثیق کردی ہے۔ جن پر طرفین کے نمائندوں نے ۲۹ جولائی کو دستخط کئے تھے۔ ان معاہدوں کی رو سے برطانیہ نے فوجی مراعات کے بدلے آئندہ بیس سال تک لیبیا کو مالی امداد دینے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ یہ امداد ملک کی اقتصادی ترقی میں صرف کی جائے گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۶ ماہ فتح (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ

میں نے اپنے موجودہ دورے میں کسی ملک کے ساتھ بھی فوجی امداد یا معاہدے کی بات چیت نہیں کی

پاکستان کے ہر طبقے میں حقیقی انسانی وقار کی وہ جھلک نظر آتی ہے جو آزادی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ پاکستان سے روانہ ہوتے ہوئے مسٹر نکسن کا بیان

کراچی ۹ دسمبر۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن نے آج صبح کراچی سے تہران روانہ ہونے سے پہلے بتایا کہ انہوں نے حکومت پاکستان کے ساتھ فوجی معاہدہ یا فوجی امداد کے سلسلے میں کوئی بات چیت نہیں کی۔ آپ نے کہا ایسی بات چیت میرے موجودہ دورے کا مقصد ہی نہیں ہے۔ میں تو جہاں بھی گیا ہوں۔ وہاں پر مشترکہ مفاد سے تعلق رکھنے والے امور تک ہی بات چیت محدود رکھی ہے — نائب صدر نکسن آج صبح تین دن تک پاکستان میں سرکاری مہمان کی حیثیت سے قیام کرنے کے بعد ایران روانہ ہوگئے۔ روانگی سے پیشتر آپ نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا میں اس احساس کے ساتھ پاکستان سے جا رہا ہوں کہ یہاں کے عوام اور حکومت دونوں اپنے مسائل کو حل کرنے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ میں یہاں قریباً ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملا ہوں میں نے سب میں جرأت، ہمت خلوص اور ایثار کی صفات پائیں۔ میں نے مہاجر اور غیر مہاجر دونوں طبقوں میں حقیقی انسانی وقار کی وہ جھلک دیکھی۔ جو آزادی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے آپ نے بتایا۔ میں نے آپ کے لیڈروں سے مشترکہ مفاد سے تعلق رکھنے والے امور پر جو بات چیت کی۔ اس کی رپورٹ صدر آئزن ہاور کو بھیج دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل میں نہیں بتا سکتا۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہم نے کسی قسم کی فوجی امداد یا معاہدے کی بات چیت نہیں کی۔ آپ نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ مسئلہ پاکستان اور بھارت دونوں کی اقتصادی ترقی کی راہ میں اہم روک ہے۔ اسے جلد سے جلد حل کرنا چاہیئے۔ ہوائی اڈے پر وزیر اعظم گورنر جنرل کے فوجی سیکرٹری مرکزی کابینہ کے ارکان اور سفارتی نمائندوں نے آپکو الوداع کہا۔

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اٹیمی طاقت کی ایک بین الاقوامی ایجنسی قائم کرنے کی تجویز

"ایٹمی دور کے خطرات" پر جنرل اسمبلی میں صدر آئزن ہاور کی تقریر

نیویارک ۹ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اٹیمی طاقت کی ایک بین الاقوامی ایجنسی قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا وہ دن قریب لانے سے پہلے کہ جب دنیا کے لوگوں اور مشرق و مغرب کی حکومتوں کے دماغوں سے ایٹم کا خوف زائل ہو جائے گا۔ عبوری دور کے کچھ مراحل ایسے ہیں کہ جنہیں ابھی طے کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سلسلے میں اقدامات عمل میں لائے جا سکتے ہیں۔ صدر آئزن ہاور کی تقریر کا عنوان "ایٹمی دور کے خطرات" تھا۔ ان کی اس تقریر پر برطانیہ اور امریکہ کے ایٹمی ماہروں نے پہلے ہی غور کر لیا تھا۔ اور مسٹر چرچل اور فرانس کے وزیر اعظم موسیو لانیل نے اس کی پہلے ہی منظوری دے دی تھی۔

مصری گاؤں پر برطانوی حملے کی تردید

لنڈن ۹ دسمبر۔ برطانیہ کے فوجی حکام نے محکمہ جنگ کے نام ایک نوٹ میں اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ علاقہ سویز میں برطانوی سپاہیوں نے القرین نامی مصری گاؤں پر حملہ کیا تھا۔ نوٹ میں لکھا ہے کہ ہفتہ کے روز تل الکبیر کے پاس مذکورہ گاؤں کے گردو نواح میں فوج کے ایک گشتی دستہ نے چودہ گولیاں چلائی تھیں۔ جن سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا

مغربی طاقتوں کا جواب حکومت روس کے حوالے کر دیا گیا

ماسکو ۹ دسمبر۔ چار بڑوں کی مجوزہ کانفرنس کے متعلق مغربی طاقتوں کی طرف سے روسی نوٹ کا جواب کل صبح روسی دفتر خارجہ کے حوالے کر دیا گیا۔ مغربی طاقتوں کے تینوں سفارتخانوں نے ایک خاص ایلچی کے ذریعہ جواب کا مسودہ ارسال کیا۔ پیرس کی ایک اطلاع کے مطابق یہ جواب برمودا کانفرنس کے اختتام کے چند گھنٹے بعد ہی حکومت روس کو پہنچا دیا گیا۔ خیال ہے۔ آج رات تک کسی وقت جواب کا مسودہ شائع کر دیا جائیگا۔

کوریا کے مسئلہ پر بحث ملتوی کر دی گئی

نیویارک ۹ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کوریا کے مسئلہ پر بحث کسی آئندہ تاریخ پر ملتوی کر دی۔ بحث کے لئے تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔

نیویارک میں اخباروں کی ہڑتال

طرفین نے مصالحت کنندہ کی تجاویز منظور کرلیں

نیویارک ۹ دسمبر۔ نیویارک میں اخبارات کی گیارہ روزہ ہڑتال ختم کرنے کے سلسلے میں مصالحت کنندہ نے جو تجاویز پیش کی ہیں اخبارات کے ناشران نے انہیں منظور کر لیا ہے۔ ادھر ہڑتالی لیڈروں نے بھی یقین دلایا ہے۔ کہ وہ یونین کے ممبروں سے سفارش کریں گے کہ اس فارمولے کو منظور کر لیا جائے۔

خان عبدالقیوم خان پانچ روزہ دورے پر ہالینڈ پہنچ گئے

ہیگ ۹ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خان حکومت ہالینڈ کی دعوت پر کل رات ہیگ پہنچ گئے۔ ہالینڈ میں آپ کا قیام پانچ روز رہے گا۔ اس دوران میں آپ ملکہ جولیانا سے بھی ملاقات کریں گے

چاٹگام میں کپڑے کے ایک نئے کارخانے کا قیام

چاٹگام ۹ دسمبر۔ چاٹگام میں کپڑے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس میں ۲۵ ہزار تکلے ہوں گے۔

— ایران ۹ دسمبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے کل عدالت کو بتایا۔ کہ انہوں نے فساد کے دوران میں شاہ ایران کے مجسمہ کو توڑنے والوں کے خلاف کیوں کارروائی نہ کی۔ آپ نے کہا۔ اول تو اسلام مجسمہ بنانے کی ممانعت کرتا ہے۔ دوسرے ملک میں کوئی ایسا قانون موجود نہیں جس کے تحت

مصر اور پاکستان کی حکومتوں کا آئرلینڈ کی فرم سے معاہدہ

قاہرہ ۹ دسمبر۔ قاہرہ کے گردو نواح میں پٹ سن کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں مصر اور پاکستان کی حکومتوں کا آئرلینڈ کی ایک فرم سے معاہدہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ کل اس معاہدے کو آخری شکل دے دی گئی۔ پاکستان نے اس کارخانے کے لئے خام مال مہیا کرنا منظور کر لیا ہے اس میں ہر سال ۲۸ ہزار ٹن پٹ سن کا مال تیار ہوا کرے گا۔

امریکہ اور جاپان کے درمیان دفاعی مسائل پر تبادلہ خیالات

ٹوکیو ۹ دسمبر۔ امریکہ کے وزیر بحریہ رابرٹ اینڈرسن کل دفاعی مسائل کے بارے میں جاپان کے وزیر خارجہ اوکازاکی سے تبادلہ خیالات کیا۔ مسٹر اینڈرسن مشرق بعید میں بحری افواج کے کمانڈر رابرٹ برنسکو کے ہمراہ اتوار کے روز ٹوکیو پہنچے تھے۔ آج وہ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا سے ملاقات کریں گے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے آزری پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۰ر فتح ۱۳۳۲ھش

اربابٌ من دون اللّٰہ

پرسوں اپنے اداریہ میں ہم نے قرآن کریم کی وہ آیات نقل کی تھیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے واضح فرمایا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے کس طرح انسانوں کو ابن اللّٰہ اور ارباب من دون اللّٰہ بنالیا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی ان آیات کے نزول کے وقت جو حالت تھی۔ ان میں اس کا صحیح صحیح نقشہ پیش کر دیا گیا ہے۔ عوام کی تو یہ حالت تھی۔ کہ

اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللّٰہ

یعنے انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو ارباب من دون اللّٰہ بنا رکھا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ قرآن کریم میں اسی جگہ فرمایا گیا ہے یہ تعلیم دی گئی تھی کہ

وما امروا الا لیعبدوا الٰھاً واحداً لا الٰہ الا ھو

یعنے انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک ہی خدا کی عبادت کریں۔ اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

سبحانہ عما یشرکون

یعنے اللہ تعالےٰ اس چیز سے پاک ہے جس سے وہ شرک کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے انسانوں کو ابن اللّٰہ اور علماء اور درویشوں کو اربابٌ من دون اللّٰہ بنا لیا ہے۔ انہوں نے اس طرح اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں اسکے شریک کھڑے کر دیئے ہیں۔ اور ان کو ان اوصاف سے متصف کر دیا ہے۔ جو اوصاف صرف اللہ تعالےٰ کی ذات کے ہی شایانِ شان ہیں۔ حالانکہ ان کو صاف صاف حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات ایسے شرک سے پاک و منزہ ہے۔

ان آیات میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اللہ تعالےٰ نے یہودی اور عیسائی قوم کی اس حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو نزول آیات کے وقت ان کی ہو گئی تھی۔ یہ تو عوام کی حالت تھی۔ اس زمانے کے علماء اور درویشوں کی حالت کا نقشہ بھی اللہ تعالےٰ نے دکھایا ہے چنانچہ آگے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ان کثیراً من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللّٰہ

یعنے اے ایمان لانے والو سنو یہ جو علماء اور درویش تم دیکھتے ہو۔ ان کی ذہنیت بھی بہت گر چکی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی فرستادہ ہدایت پر یہ بھی عمل نہیں کرتے۔ ان کا کردار یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگوں کا مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔ انہوں نے بعض من گھڑت رسومات بنائی ہوئی ہیں۔ جن کا دین حقیقی میں کوئی نام و نشان نہیں۔ عوام کو ان رسومات کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔ اور اس طرح ان سے نذر نیاز اور تحائف وصول کرتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں۔ حکام سے حکمران کو رشوت دلاتے ہیں۔ اور اس میں سے اپنا حصہ بٹاتے ہیں۔ وعظ و نصیحت کی محفلیں جماتے ہیں۔ اور اس طرح روپیہ بٹورتے ہیں۔ تقریروں کی قیمتیں چکاتے ہیں فتوے لکھتے ہیں اور قیمت پر بیچتے ہیں۔ الغرض انہوں نے عوام سے روپیہ ہتھیا لینے کے سینکڑوں طریقے ایجاد کئے ہوئے ہیں۔

اس طرح قوم کی قوم کیا عوام اور کیا علماء بگڑی ہوئی ہے۔ نہ عوام حقیقی دین کے پابند رہے ہیں۔ انہوں نے طرح طرح کے بت گھڑ لئے ہیں۔ اور انسانوں کو اربابٌ من دون اللّٰہ بنا لیا ہے۔ اور نہ علماء ہی۔ علماء اور درویشوں کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ عوام الناس کا مال طرح طرح کے فریبوں سے کھاتے ہیں۔ حالانکہ یہی لوگ تھے جن کا کام عوام کی راہنمائی کرنا تھا۔ انہیں حقیقی دین کا چہرہ دکھانا تھا مگر انہوں نے دین کو محض اپنے حلوے مانڈے کے حصول کا ذریعہ بنا لیا ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ ان لوگوں کو تعلیم تو یہ دی گئی تھی کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بنانا۔ مگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں ہزاروں معبود بنا لئے ہیں۔ دولت کو یہ پوجتے ہیں طاقت کو یہ پوجتے ہیں۔ اور علماء اور درویشوں کی یہ پرستش کرتے ہیں۔

یہ اس دین کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور کفر کے راستہ پر چل پڑے ہیں۔ ان کا دین خدا تعالےٰ کا فرستادہ دین نہیں بلکہ کفار کا دین ہے۔ ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ دیکھ رہا ہے اس نے ارادہ کر لیا ہے کہ حقیقی دین کا پھر دنیا میں احیا کرے۔ اور اس کو ان تمام خود ساختہ دینوں پر غالب کر دے۔ یہ لوگ اپنی من گھڑت رسومات کے ایسے مقید ہو چکے ہیں کہ ان کی ذہنیت مسخ ہو چکی ہے۔ اور جب وہ اللہ تعالےٰ کے نور کی جھلک دیکھتے ہیں تو اپنی ذہنی تاریکیوں کی وجہ سے چاہتے ہیں۔ کہ اسکے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں۔

یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم ویابی اللّٰہ الا ان یتم نورہ

یعنے اے ایمان لانے والو یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو جو قرآن کریم کی صورت میں ہم نے اپنے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ اپنے سوفسطائی دلائل جبر و اکراہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور اسلام کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیں۔ مگر وہ نادان نہیں جانتے کہ ہم نے پختہ ارادہ کیا ہے۔ کہ ہم اس نور کو دنیا میں پورا کر کے ہی چھوڑیں گے۔ اسلام کا انکار کرنے والے چاہیں جتنے پیچ و تاب کھائیں۔ کتنے غصہ میں آ کر اسکو مٹانے کی کوشش کریں۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

یعنے اللہ تعالےٰ نے اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر اسی لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔

یہ آیات اسلام میں (Preast-hood) یعنے ملائیت کی نفی کرتی ہیں۔ اور کوئی ایسا الگ ادارہ قائم کرنا جس کا مقصد علماء کی گروہ بندی ہو جائز نہیں ہے۔ اسلام میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ براہ راست دین کے معاملات کو سمجھے۔ اور محض علماء کے فتووں سے مرعوب نہ ہو۔ خواہ وہ فتوے علماء کی اکثریت کی طرف سے ہوں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سو فیصدی علماء بھی قرآن و حدیث کی اپنی تشریح و توضیح کا دوسروں کو پابند بنانے کا حق نہیں رکھتے۔

خدام کا مالی ہفتہ

دسمبر کی آٹھ تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق تمام مجالس خدام الاحمدیہ میں مالی ہفتہ شروع ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ اب جبکہ خدام الاحمدیہ کا تنظیمی سال قریب الاختتام ہے۔ اور نئے عہدہ داروں کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور مرکز سے منظوری آنے پر ۱۴ر فروری کو وہ موجودہ عہدہ داروں سے کام سنبھال لیں گے۔ تو اس سے پہلے پہلے ہر مجلس کی تمام گزشتہ مساعی سال بھر کی سکیم کے مطابق مکمل ہو جائیں۔ اور خصوصاً مالی حسابات اور بقایا جات جن کا یہ فرق ہندسوں اور رقموں میں آنے سے بالعموم دوسرے امور سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ وہ اچھی طرح صاف اور بے باق ہو جائیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا۔ کہ پہلے عہدہ داران اپنے کام کی تکمیل سے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اور اس روحانی سکون و اطمینان کے علاوہ جو ادائیگی فرض پر مومنوں کو نصیب ہوتا ہے۔ وہ عند اللہ اور عند الناس بھی معزز اور سرخرو ہوں گے۔ اور دوسرے یہ کہ نئے آنے والوں کے لئے کام کی راہیں زیادہ استوار اور صاف ہوں گی۔ اور ان کی بیشتر صلاحیتیں اسی میں خرچ نہیں ہوں گی۔ کہ وہ پہلے عہدہ داروں کے زمانے کی خامیوں کو ہی ادا کرنے میں لگے رہیں۔ بلکہ انہیں اپنے حالات اور اپنے وقت کے مطابق پورا کام کرنے کا موقعہ ملے گا۔

یہ دونو فائدے حقیقی طور پر تبھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ جب تمام مجالس پوری دلچسپی سے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ اور ان ہدایات کے مطابق جو اس سلسلہ میں معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں پوری تندہی سے کام کریں۔ آپ کی ہدایات کا ایک اہم حصہ ہم خدام کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”مجلس عاملہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۸ر دسمبر سے ۱۵ر دسمبر تک مالی ہفتہ منایا جائے۔ اس ہفتہ میں ہر ممکن طریق سے خدام سے تمام قسم کے بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی جائے۔ چاہے یہ چندہ مجلس کا علم چندہ ہو یا اجتماع

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سود کا مسئلہ اور اسلام

(۱)

اسلامی مساوات

سب سے پہلا مسئلہ جس کے نتیجہ میں پیدا شدہ اثر کے ماتحت اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ کہ نہ سود لو اور نہ دو۔ یہ ہے۔ کہ اسلام نے مساوات قائم کی ہے یعنی اسلامی تعلیم نے ہر شخص کے لئے میدان کھلا رکھنا چاہا ہے۔ تاکہ اپنی قابلیت کے مطابق جس قدر ہو سکے۔ ترقی کرتا چلا جائے۔ اور ہر اس رَد کو بند کیا ہے۔ جس سے کسی کی ترقی کے راستہ میں روک پیدا ہو سکے۔ اسلام نے سب سے پہلے ہمیں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ربوبیت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں۔ وہ سب کے لئے یکساں ہیں۔ قدرت ہمیں بتاتی ہے۔ کہ تمام انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ لیکن انسانوں کی استعدادیں مختلف ہیں۔ اور انسان کی ترقی اور دنیا کے ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مختلف ہوں۔ تا تقابل سے دنیا ترقی کر سکے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے۔ جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ اور اسی کے ماتحت ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص تو جسمانی لحاظ سے بڑھا ہوتا ہے کوئی دماغی لحاظ سے۔ اسی لئے کوئی تجارت میں ترقی کرتا ہے کوئی سائنس کے انکشافات معلوم کرتا ہے۔ اور اسی کے اثرات کے ماتحت کوئی دولت میں بڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور کوئی غریب دکھائی دیتا ہے۔ پھر چونکہ مختلف استعدادیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اور اسباب بھی اسی نے پیدا کئے ہیں۔ اور ایک انسان کی ترقی میں دوسرے بنی نوع کا بھی دخل رکھا گیا ہے۔ اس لئے مالی انتظام کے لئے بعض ایسے اصول مقرر کئے گئے ہیں جو دوسرے مذاہب سے مختلف ہیں یعنی دولت حاصل کرنے۔ اسے تقسیم کرنے اور اسے استعمال کرنے کے اسلامی اصول دوسرے مذاہب کے اصول سے مختلف ہیں۔ اور ان اختلافوں میں سے ایک اختلاف یہ ہے۔ کہ اسلام نے سود سے منع کیا ہے۔

اسلام کا مالی نصب العین

اس کے متعلق ایک موٹا اصول سمجھ لینا چاہیئے۔ کسی مذہب کا نصب العین اگر یہی ہو۔ کہ اس مذہب کے چند آدمی دنیا کے سب سے بڑے مالدار انسان بن جائیں۔ تو یقیناً وہ سود کو جائز ہی نہیں بلکہ ضروری قرار دے گا۔ اور کسی مذہب کی تعلیم کے حسن و قبح پر جب بحث کی جائے۔ تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس تعلیم کا مقصد کیا ہے۔ اسلامی تعلیم کا یہ مقصد ہرگز نہیں۔ کہ چند مسلمان دنیا میں بڑے بڑے امراء ہو جائیں۔ اگر یہ مقصد ہوتا۔ تو ہم کہتے۔ اس میں سود ضرور جائز ہونا چاہیئے۔ لیکن اسلام یہ نہیں چاہتا۔ کہ سوسائٹی کے چند آدمی تو امیر کبیر بن جائیں۔ اور باقی حصہ غریب رہے۔ بلکہ اسلام کا مقصد یہ ہے۔ کہ غریب لوگوں کا بھی خیال رکھا جائے۔ اور دولت چند ایک ہاتھوں میں جمع نہ ہونے پائے۔ اس مقصد کے لئے اسلام نے بعض ایسے اصول مقرر کئے ہیں۔ جو دوسرے مذاہب میں نہیں پائے جاتے۔ ایسے اصول میں بعض اوامر ہیں۔ اور بعض نواہی۔ اوامر کے ضمن میں زکوٰۃ کا حکم ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ میرے پاس جو روپیہ ہے۔ وہ میں نے اپنی محنت سے کمایا ہے۔ دوسروں کا اس میں کیا حق ہے۔ کہ ان کے لئے اس میں سے دوں۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ کوئی انسان اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کی کمائی میں ضرور دوسرے بھی اس کے مددگار ہوتے ہیں۔ اس لئے غرباء کی مدد کے لئے اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے منافع بلکہ ان کے سرمایہ سے بھی ایک مقررہ رقم وضع کر کے غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ یہ ایک امتیازی بات ہے جو اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔

وراثت کی تقسیم

اسی غرض کو حاصل کرنے کے لئے دوسری بات جو اسلام نے رکھی ہے۔ وہ وراثت کی تقسیم ہے، اس میں بھی اسلام نے ایسے اصول قائم کئے ہیں۔ کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہو سکتی۔ اسلام نے وراثت میں بہت سے متعلقین کو حصہ دار قرار دیا ہے۔ بعض مذاہب ایسے ہیں۔ جن میں تمام وراثت کا حقدار بڑے بیٹے کو قرار دیا گیا ہے۔ اور کسی کو کچھ نہیں ملتا۔ بعض میں لڑکی کو وراثت میں حصہ دار قرار نہیں دیا گیا۔ بعض میں بیوی یا خاوند کو اور بعض میں ماں باپ یا دادا دادی کو وراثت سے محروم رکھا گیا ہے۔ لیکن اسلام نے وراثت کو وسیع سے وسیع حلقہ میں تقسیم کیا ہے۔ اور یہ نہیں کیا۔ کہ ایک شخص اگر اتفاق سے دولت جمع کرے۔ تو اس کی اولاد کے کچھ افراد اس پر قابض ہو کر اپنی استعدادوں سے خود ترقی کرنے اور دنیا کی ترقی میں حصہ لینے کے مواقع سے محروم رہ جائیں۔ اور کچھ اسباب اور ذرائع کی محرومی کی وجہ سے ترقی نہ کر سکیں۔ بلکہ اسلام نے بہت سے وارث قرار دیئے ہیں۔ تاکہ ہر ایک کو تھوڑا تھوڑا حصہ مل جائے۔ جسے سرمایہ قرار دے کر وہ دنیا میں اپنی استعدادوں اور قابلیتوں کے مطابق ترقی کر سکے۔ اتنی دولت کسی کو ملنے کا امکان نہیں رکھا۔ کہ وہ سست ہو جائے۔ نہ کسی کو بالکل محروم قرار دیا ہے۔ کہ ترقی کے اسباب اسے حاصل نہ ہوں۔

سُود کی ممانعت

اسی سلسلہ میں ایک نہی بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ سود نہ لیا جائے اور نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس سے بھی دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ جس سے سوسائٹی میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

سود کی قانونی تعریف

پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دنیا میں جس قدر مادی اشیاء ہیں۔ ان کی مختلف انواع میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ جائیداد منقولہ بھی ہوتی ہے۔ اور غیر منقولہ بھی۔ پھر مادی اشیاء میں تفریق مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ بعض اشیاء ایسی ہیں۔ جو استعمال ہوتے ہوتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں۔ کہ استعمال کے باوجود قائم رہتی ہیں۔ مثلاً روٹی ہے۔ روٹی انسان جتنی کھائے وہ غائب ہو جائے گی۔ لیکن میز یا کرسی استعمال کرنے سے غائب نہیں ہو گی۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ خراب ہوتی چلی جائیگی۔ لیکن غائب نہیں ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بعض اشیاء استعمال سے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی ہستی قائم نہیں رہتی۔ اور بعض قائم رہتی ہیں۔ غلہ اور روپیہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ کہ اگر ان کا استعمال کیا جائے۔ تو وہ قائم نہیں رہ سکتیں۔ اور ایسی چیزوں کی جو خرچ ہو جاتی ہوں۔ عاریت نہیں ہو سکتی۔ میں کسی کو عاریتاً اپنی کرسی تو دے سکتا ہوں۔ کیونکہ اس کے استعمال کے باوجود میری کرسی قائم رہے گی۔ لیکن غلہ اور روپیہ وغیرہ چونکہ خرچ ہو جانے والی چیزیں ہیں۔ اس لئے ان کی عاریت نہیں ہو سکتی۔ اگر میں کسی شخص کو روٹی دوں۔ اور کہوں دس دن کے بعد یہ روٹی مجھے واپس کر دینا۔ تو یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ روٹی خرچ ہو جانے والی چیز ہے۔ اس لئے جب اسے کھا لیا جائے گا۔ تو واپس نہیں ہو سکے گی۔ ایسی چیزیں جو شخص کسی سے لے گا۔ ان کے عوض میں لینے والے کو بھی بعض چیزیں دینی پڑیں گی۔ ایسی چیزیں جو خرچ ہونے والی ہوں۔ جب کسی سے طلب کی جائیں۔ تو اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اس کے بدلہ میں یہ دیا جائے گا۔ اگر کوئی کسی کا گھوڑا یا موٹر مانگ کر لے جائے۔ تو بعد استعمال انہیں واپس کر سکتا ہے۔ لیکن خرچ ہونے والی چیزوں کو واپس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر واپس کرے۔ تو انہیں خرچ نہیں کر سکتا۔ ایسی چیزوں کے استعمال کے لئے جو خرچ ہونے سے غائب ہو جاتی ہیں۔ بطور معاوضہ جو کچھ دیا جاتا ہے۔ اسے قانونی طور پر سود کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص مجھ سے دس روپیہ مانگ کر لے گیا۔ اور اقرار کر گیا۔ کہ ایک ماہ کے بعد میں گیارہ روپے تمہیں ادا کروں گا۔ تو یہ ایک روپیہ زائد جو اس نے میرا روپیہ استعمال کرنے کے عوض میں مجھے دینا منظور کیا۔ یہ سود ہے۔ لیکن اگر ایک شخص میرے مکان میں آکر رہتا ہے۔ اور اقرار کرتا ہے۔ کہ اس کے عوض میں تمہیں پچاس روپیہ ماہوار ادا کروں گا۔ تو یہ سود نہیں بلکہ کرایہ ہے۔ گویا ایسی چیزوں کا بدل دینا جو صرف میں غائب ہو جاتی ہیں۔ یا استعمال میں آکر صرف ہو جاتی ہیں۔ قانونی طور پر سود کہلاتا ہے۔ اس کے لینے دینے سے اسلام نے منع کیا ہے۔

روپیہ قرض دینے کے طریق

کسی شخص کو قرض پر روپیہ دینے کے چار طریق ہیں۔ جن میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو روپیہ کی ضرورت ہو۔ اور وہ مجھ سے آکر کہے۔ کہ مجھے کچھ روپیہ دے دو۔ تو اگر مجھے توفیق ہے۔ اور میں بغیر معاوضہ اسے روپیہ دیتا ہوں۔ تو یہ قرضہ حسنہ ہے۔ احسان ہے۔ اور اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر ایسا کر سکو۔ تو ضرور کرو۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ میں کسی کو روپیہ بطور قرض دیتا ہوں۔ مگر اس کے عوض میں اس کی کوئی چیز اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ تا اگر وہ روپیہ ادا نہ کرے۔ تو میں اس چیز سے اپنی رقم وصول کر سکوں۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک گائے ہے۔ لیکن اسے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ آپ گائے رہن لے لیں۔ اور مجھے ساٹھ روپیہ دیدیں۔ یہ رہن ہے۔ جو جائز ہے۔ اس کی بھی آگے دو قسمیں ہیں۔ ایک اس چیز کا رہن ہے جس سے مرتہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور ایک وہ جس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مثلاً قرض لینے والا ایک ہیرا قرضخواہ کے پاس رکھ دے۔ یہ محض ضمانت ہو گی۔ کیونکہ اس سے وہ کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ لیکن اگر وہ گھوڑا یا مکان رہن رکھتا ہے۔ تو اس سے قرض دینے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

تیسرا طریق یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کاروبار کے لئے روپیہ مانگتا ہے۔ میں اسے روپیہ دیتا ہوں۔ لیکن یہ شرط کر لیتا ہوں۔ کہ منافع میں سے دو حصے تم خود رکھنا اور تیسرا حصہ مجھے دیدینا۔ اور اگر کاروبار میں نقصان ہوا۔ تو اس کا بھی بحصہ رسدی میں ذمہ دار ہوں گا۔ یہ صورت بھی جائز ہے۔ (باقی)

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

جن جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ صدران جماعت مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مبارک ایام جن کی بنیاد خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عہد مبارک میں رکھی تھی اب قریب آ رہے ہیں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء سے قائم ہے اور ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر ہزاروں انسان اکٹھے فیضیاب ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع کوئی معمولی چیز نہیں۔ اور نہ ہی یہ اجتماع دوسرے جلسوں اور اجتماعوں کی طرح ہے۔ بلکہ ہر سعید طبع انسان کے لئے یہ روحانی غذا حاصل کرنے کا موقعہ ہے۔ اس مبارک موقعہ پر نہایت ہی ایمان افزا نظارہ ہوتا ہے۔ ہر وہ انسان جو اپنے اندر معمولی سی نیکی اور کچھ بھی حق جوئی کا مادہ رکھتا ہے۔ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں اس امر کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ کہ واقعی ان ایام میں خدا تعالیٰ کی برکات۔ اور اس کی رحمتوں کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔ یہ وہی ایام ہیں جن میں خدائے قدوس کا جلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلیاں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض وسیع پیمانہ پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اس جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے"

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ رفتار زمانہ انسان میں ایک قسم کی کاہلی اور سستی پیدا کر دیتی ہے اور انسانی فطرت اور اس کی عادت اس رنگ میں واقع ہوئی ہے کہ نئی نئی تحریک اور بار بار یاد دہانی کا محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواہ کوئی تحریک کتنی ہی مفید اور بہتر کیوں نہ ہو جب اس پر کچھ عرصہ گذر جاتا ہے۔ تو انسان اس میں خود بخود سست ہو جاتا ہے۔ وہ قومیں جنہوں نے دنیا میں زندہ رہنا ہوتا ہے۔ اور جنہوں نے دنیا میں کوئی مفید کام کرنا ہوتا ہے وہ اپنی ملی و قومی تحریکوں کو زندہ رکھنے کی سعی و کوشش کرتی ہیں۔ تاکہ قوم کے افراد کاہل اور سست نہ ہو جائیں اور وہ مقصد اور وہ کام جسے انہوں نے پورا کرنا ہے۔ کہیں درمیان ہی میں نا تمام نہ رہ جائے۔

پس اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ایک نہایت ہی مفید اور بابرکت موقعہ ہے کیونکہ اس سے قوم کے افراد میں ایک بیداری پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے اس مقصد اور کام کو جو خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ از سر نو یاد کرتی ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی کوشش کو پہلے سے زیادہ کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس روحانی اجتماع کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ رب العزت جلشانہ کوشش کی جائے گی"

پس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا اپنے اندر دوہرے فوائد رکھتا ہے۔ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق مرکز میں آنے کی برکات حاصل ہوتی ہیں اور انسان کا ایمان بڑھتا ہے اور دوسری طرف اس کی سستیاں اور کمزوریاں دور ہوتی ہیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو دیکھ کر اور ان سے ملاقات کر کے کئی روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سلسلہ کے جید علما کی تقاریر سننے کا موقعہ میسر آتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو تقریریں سننے ملاقات کرنے اور حضور کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ پس وہ انسان کیا ہی خوش قسمت ہے جو ان مبارک ایام میں ربوہ آتا ہے۔ یقیناً یہ چیزیں اسکی روحانی دنیا کو تبدیل کر دینے والی ہیں۔ اور واپس جاتے وقت اسے خود محسوس ہوگا۔ کہ میں نے کرایہ کی ایک معمولی رقم خرچ کر کے اور تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر روحانیت کا ایک قیمتی خزانہ حاصل کر لیا ہے۔

پس احباب کو اس ایمان افزا موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے یہ مبارک اجتماع روز روز میسر نہیں آسکتا۔ ایک سال کے بعد یہ تقریب آتی ہے اور کون جانتا ہے کہ اگلے سال تک وہ زندہ بھی رہے گا۔ پس جس انسان کی زندگی میں بھی یہ موقعہ آجائے۔ اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی پوری کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیئے کہ وہ اس میں شمولیت کے ثواب سے محروم نہ رہے اور اس میں شامل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھے۔ حضور فرماتے ہیں "تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے پیش نظر ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ کہ اس جلسہ میں شامل ہو۔ اور بغیر موانع قویہ کے قطعاً اس سعادت اور ثواب سے محروم نہ رہے اے خدا تو ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے حضور لکھا تھا :-

"مارچ ۱۹۰۰ء میں میں نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تھیں کہ اس تاریخ سے تا مرگ میں بطور چندہ کے ادا کرتا رہوں گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملے گا۔ اور زندگی میں یہ روپیہ لینے کا حقدار نہیں ہوں گا اب تک تقریباً میں نے مبلغ چھ سو روپے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے۔ اب اگر میں اس بیمہ کو توڑ دوں۔ تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہوں یعنی دو صد روپیہ ملے گا۔ اور باقی چار صد روپیہ ضائع ہو جائے گا۔ مگر چونکہ میں نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بیعت کی ہوئی ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے میں ایسی حرکات کا مرتکب ہونا نہیں چاہتا جو خدا اور اس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہوں۔ اور آپ حکم عدل ہیں۔ اس واسطے نہایت عجز سے ملتجی ہوں کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جائے۔ تاکہ اس کی تعمیل کی جائے۔"

جواب۔ "اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ یہ قمار بازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ جاری رکھیں گے تو یہ روپیہ ان سے اور بھی زیادہ گناہ کرائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ آئندہ زندگی میں گناہ سے بچنے کے لئے اس کو ترک کر دیویں۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لیں۔" (البدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۱ء)

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان مسائل سے خود بھی واقفیت رکھیں اور دوسرے احباب کو بھی واقف رکھیں۔

المصلح ۲۲ نومبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ سالانہ کا چندہ جلد ادا فرمائیں

احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ قریب ہے۔ اتنا قریب ہے کہ انعقاد جلسہ میں چند دن باقی ہیں۔ مرکز میں جلسہ کی تیاریاں اس وقت زوروں پر ہیں انتظامات جلسہ کے سلسلہ میں اس وقت جو اخراجات ہو رہے ہیں ان اخراجات کا چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد آخر نومبر تک صرف ۱۸۵۲۷ روپے ہوئی ہے۔ مگر اخراجات جلسہ کے لئے کم از کم ستر ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ موجودہ حالات میں اس ضرورت کو قرض لے کر پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

احباب اگر پوری شرح کے مطابق چندہ دیں اور امراء و سیکرٹریان مال اگر ہر آمد رکھنے والے احمدی سے جلسہ کا چندہ شرح کے مطابق وصول کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جلسہ کے اخراجات سے بھی بڑھ کر چندہ وصول نہ ہو جائے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی طرف احباب کما حقہٗ توجہ نہیں دیتے۔ اس کوتاہی میں عہدیدار اور افراد ہر دو برابر کے شریک ہیں۔ جلسہ میں شرکت ہمارا ایک قومی شعار بن چکا ہے۔ مگر یہ قومی شعار اسی صورت میں افراد اور جماعت کے لئے پورے طور پر مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم اخراجات جلسہ میں بھی اپنی آمد کی نسبت سے شریک ہوں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دنیا کا ایک واحد اجتماع ہے۔ جس میں تیس پینتیس ہزار کے اجتماع کی مہمان نوازی مرکز کی طرف سے کی جاتی ہے۔ ایک رنگ میں ہمارے مہمان خود ہی میزبان بھی ہوتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی خصوصیت نہیں ہے۔ اس عدیم المثال خصوصیت کو برقرار رکھنے کے لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق اپنی غفلت کو چھوڑ دیں اور اس سلسلہ میں وہ اپنی پوری ذمہ داری محسوس کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے بارہ میں جماعتیں اپنی مساعی کو تیز تر فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

آٹھ سے پندرہ دسمبر تک
خدام الاحمدیہ کا مالی ہفتہ منایا جا رہا ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۵۳ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ ربوہ میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر منعقد ہوگا۔

ہر احمدی دوست کو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ وقت پر کوئی دقت حائل نہ ہو سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احباب کو جلسہ پر آنے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللہ ایک قسم کی عبادت کے ہوتا ہے"

تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق تین اہم ہدایات

(۱) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفۂ وقت نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا"

(۲) "میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھو یا جائے گا"

(۳) "ہم تو جب کوئی بات کہیں گے۔ محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ حکم نہیں۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخل ہوکر کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے۔ اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے۔ بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے۔ اس کی بات کو مان لینا ضروری ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے"

پس اے جماعت کے خوش نصیب مجاہدو اپنے آقا کی فرمودہ تینوں باتوں کو اچھی طرح پڑھ لو پوری طرح سوچ لو۔ اور .... حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ ماہ کے آخر میں اپنے جان نثار اور محبت رکھنے والے غلاموں سے اگلے سال کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرما چکے ہیں اب اس رنگ میں اپنے مخلصانہ اور عاشقانہ جذبات دکھلانے کی کوشش کرو کہ پیارے آقا کے لبوں کی جنبش کے ساتھ ہی والہانہ لبیک سے آسمان پر فرشتوں کو اور زمین پر مخلوق کو حیرت میں ڈال دو۔ اور کوشش کرو کہ کوئی جماعت میں داخل ہونے والا بھائی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

اے بلال بکوشید برائے حق بجوشید

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا قرآنی تعلیم کے متعلق ارشاد

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کا ۲۵ ستمبر کا فرمودہ خطبہ جمعہ ۳۰ نومبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے اس خطبہ میں حضور نے احباب کو متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف بیان کرو وہ نامکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے۔ کہ قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے۔ اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم کرو گے۔ وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی۔ مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی"

اس خطبہ میں حضور نے قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی ہے۔ کہ "جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے اس سے پوچھو کہ کیا وہ اردو پڑھ سکتا ہے۔ اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے اگر نہیں۔ تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو۔ مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا۔ اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ تا متن محفوظ رہے .... پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں۔ تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں ترجمے کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے"

قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد واضح ہے۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ ترجمہ والا قرآن کریم ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔

نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر نوٹ کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ حضور کے خطبہ کو پڑھیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کے ...... اپنے ہاں انتظام کریں۔ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے۔ امراء ضلع اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان خاص توجہ دیں اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت ماہواری رپورٹ میں اس کا ذکر فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے دوست جہاں کہیں ہوں اپنے ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو اطلاع دیں (۱) مرزا محمد عطاء اللہ صاحب بی۔ اے قادیان والے (۲) مستری چراغ دین صاحب ولد مستری نتھا صاحب ساکن ڈگری مندو ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ۔ (۳) مرزا ظفر اللہ صاحب شیخ پور ضلع گجرات جو قادیان میں بھی کافی عرصہ تک مقیم رہے ہیں۔ اور تقسیم ملک کے بعد لائل پور طارق آباد گلی نمبر ۱ میں مقیم رہے۔ (۴) عبد اللطیف صاحب محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ (۵) خواجہ شمس الدین صاحب حویلی حکووال ضلع جہلم (۶) عبد الواحد صاحب ولد کرم الدین صاحب ساکن چک نمبر ۱۲۵ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا (۷) میاں عبد الکریم صاحب ولد میاں عبد الجلیل صاحب بھاگلپوری سابق درویش قادیان کا پتہ درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

"تعلق باللہ"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر جو لطیف تقریر فرمائی تھی۔ اور جس میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعلق کی مختلف صورتیں اور ان کے اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ یہ تقریر "تعلق باللہ" کے عنوان سے طبع ہو رہی ہے۔ جو چند دنوں تک کتابی شکل میں احباب کے سامنے آ جائے گی۔ اس کی قیمت عمدہ سفید کاغذ کی عہ اور عام کاغذ کی صرف ۱۲ر مقرر کی گئی ہے۔ جو احباب عہ پیشگی ادا کر چکے ہیں۔ ان کی زائد رقم واپس کر دی جائے گی۔ یا عام کاغذ کی دو جلدیں لے سکتے ہیں۔ احباب اور جماعتیں اپنی مطلوبہ تعداد سے جلد مطلع فرما دیں۔ اور جلسہ سالانہ پر یہ کتاب حاصل کر لیں۔

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

"مسلمان" کی کوئی تعریف ایسی نہیں ہوسکتی کہ احمدی اس کے تحت نہ آسکیں اور کوئی دوسرا فرقہ اس سے خارج نہ ہو

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں خواجہ ناظم الدین کا بیان (گذشتہ سے پیوستہ)

سوال:۔ علماء کے عقیدہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا ان کے نزدیک احمدی کافر ہیں۔ یا دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ جواب:۔ ان کے فتوے کے مطابق احمدی کافر ہیں۔ اور اس فتویٰ سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جہاں تک ان کے شہری حقوق کا تعلق ہے۔ میں دلیل کے اس حصہ کو قبول نہیں کرتا۔ ایک مسلمان کے شہری حقوق فتوے نہیں چھین سکتا۔

سوال: کیا یہ درست ہے۔ کہ علماء نے آپ کی ۱۴؍اگست ۱۹۵۲ء کی تقریر سے چند ہفتے پہلے آپ سے ملنا شروع کر دیا تھا؟ جواب:۔ ہاں بلکہ اس سے بھی پہلے۔ سوال:۔ کیا آپ نے کبھی علماء کو بتایا۔ کہ احمدیوں کو کافر بھی قرار دے دیا جائے۔ تو انہیں دائرہ اسلام سے خارج تصور نہیں کیا جاسکتا؟ جواب:۔ نہیں۔ علماء سے گفت و شنید میں میرا موقف ہمیشہ یہ ہوتا تھا۔ کہ وہ اس مسئلہ کا کوئی اور حل سوچیں۔ میں ان سے کہتا تھا۔ کہ دوسرا حل تلاش کرنا انسان کی فکر و دانش سے ماوراء نہیں۔ سوال:۔ آپ کو علماء سے یہ کہنے میں کیا چیز مانع تھی۔ کہ ہر چند احمدیوں کو فتوے میں کافر قرار دے دیا گیا ہے۔ لیکن وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟ جواب:۔ یہ مجھے حال ہی میں یعنی فسادات کے بعد سوجھی۔ لیکن میں نے ان پر واضح کر دیا تھا۔ کہ حکومت کے فرائض میں یہ شامل نہیں۔ کہ آبادی کے ایک حصہ کو اقلیت قرار دے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ دستور ساز اسمبلی آئین سازی کے موقع پر اس قسم کی دفعات مرتب کر سکتی ہے۔

انہوں نے اعتراف کیا۔ کہ بنیادی اصول کی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ریاست کے شہریوں کو مذہبی بنیادوں پر الگ نمائندگی دی تھی۔ انہوں نے اس سے اتفاق کیا۔ کہ بنیادی اصول کی کمیٹی سوال کے اس حصے پر غور کرتے وقت احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا انتظام کر لیتی۔ سوال:۔ کیا آپ مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے ایسی قرارداد کو دستوریہ میں پیش نہیں کر سکتے تھے؟ جواب:۔ میں کر سکتا تھا۔ لیکن میں اس کے لئے تیار نہیں تھا۔ سوال:۔ تو پھر آپ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حق میں نہیں تھے؟ جواب:۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اس کی پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں۔

سوال:۔ آپ نے علماء کو کیوں نہیں بتایا۔ کہ آپ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے حق میں نہیں تھے؟ جواب:۔ اس کا نتیجہ علماء سے کھلی ٹکر لینے کے مترادف ہوتا۔ جس سے میں اجتناب کرنا چاہتا تھا۔ سوال:۔ کیا آپ ملک کو یہ بتانا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ کہ انہیں ان مطالبات پر کیوں زور نہیں دینا چاہیئے۔ جواب:۔ اس کا مطلب مطالبات کا استرداد ہوتا۔ جس کا نتیجہ علماء سے کھلی ٹکر کی صورت میں نکلتا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ اگر میں علماء کو قائل کر سکا۔ تو تحریک خود بخود ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ صرف علماء ہی اس تحریک کو ہوا دے رہے تھے۔

سوال:۔ آپ نے علماء کو یہ مطالبات ترک کرنے کی ضرورت کا قائل کرنے کے لئے کیا اقدام کیا؟ جواب:۔ میں نے انہیں ہر ممکن موقع پر کہا۔ کہ ان مطالبات پر زور دینا ملک کے مفاد کے خلاف ہے۔ اور ان مطالبات کو ماننا بہت مشکل ہے۔ اور اگر ہم نے آئین میں کوئی شق رکھ بھی دی۔ تو لفظ "مسلمان" کی ایسی تعریف پر اتفاق رائے بہت مشکل ہو جائے گا۔ جس سے احمدی تو اس کے تحت نہ آسکیں۔ لیکن دوسرا کوئی فرقہ اس سے خارج نہ ہو۔

سوال:۔ کیا جو علماء آپ کو اس سلسلے میں ملنے آئے۔ وہ یہ تاثر لے کر نہیں گئے۔ کہ آپ ان مطالبات کے مخالف نہیں ہیں؟ جواب:۔ میں نے اس تاثر کے لئے انہیں کوئی وجہ جواز نہیں دی۔ سوال:۔ کیا ختم نبوت کے نظریے پر آپ ان سے متفق ہیں۔ جواب:۔ مکمل طور پر۔ سوال:۔ کیا آپ کو علماء کے اس عقیدے سے اتفاق ہے۔ کہ اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ تو وہ مسلمان نہیں؟ جواب:۔ میرا ایمان یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی اکرمؐ آخری نبی تھے۔ اور دوسرا کوئی شخص مشروط نبوت کے ساتھ بھی نبی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ختم نبوت کے نظریے کو ماننے یا نہ ماننے کے نتائج کے طور پر جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہ فتوے کا سوال ہے۔ اور میں اس کا اہل نہیں۔ میں علماء کا فتویٰ جانتا ہوں۔ اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ علماء اس مسئلے کو اس طرح پیش کر رہے ہیں۔ کہ اس کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس سے ہے۔

عدالت نے گواہ سے پوچھا۔ کہ کیا ناموس رسولؐ کا سوال پیدا ہوتا ہے؟ گواہ نے جواب دیا۔ کہ ان کی رائے میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وکیل نے اپنی جرح جاری رکھتے ہوئے پوچھا۔ کہ مطالبات کو ماننے یا مسترد کرتے ہی جن مطالبات کا سامنا تھا۔ کیا اس کے لئے انہوں نے لوگوں کو اعتماد میں لینے کے متعلق سوچا تھا۔ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ میں نے پنجاب کے وزیر اعلےٰ پر زور دیا تھا۔ کہ وہ اخبارات کے ایڈیٹروں پر اپنا رسوخ استعمال کریں۔ کیونکہ وہ لوگوں میں اس مسئلے پر جوش پیدا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے وزیر اعلیٰ سے یہ بھی ذکر کیا تھا۔ کہ میری اطلاع کے مطابق علماء میں سے اکثر ان کے زیر اثر ہیں۔ میری رائے میں ایک مذہبی مسئلے پر علماء کی رائے کے خلاف لوگوں سے براہ راست اپیل کرنے کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ اس لئے میں نے یہی سمجھا۔ کہ علماء اور اخباروں کے ایڈیٹروں کو روکنا ہی درست طریقہ ہے۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر وزیر اعلیٰ نے علماء پر اپنا اثر ڈالا ہوتا۔ تو وہ تحریک کو روک سکتے تھے؟ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ ان کے علماء سے ذاتی تعلقات ہیں۔

وکیل نے پھر پوچھا۔ کہ کراچی۔ بلوچستان سندھ اور سرحد کے علماء کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ انہوں نے کراچی کے علماء سے کچھ رابطہ رکھا ہوا تھا۔ سندھ اور سرحد کے علماء اس تحریک میں کوئی سرگرم حصہ نہیں لے رہے تھے۔ بلکہ سرحد کے وزیر اعلیٰ ان کو قابو میں رکھے ہوئے تھے۔

سوال:۔ کیا وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے آپ کے پاس نشر و اشاعت اور علماء سے رابطہ رکھنے کے آزاد ذرائع موجود نہیں تھے اور کیا آپ ان کو استعمال میں نہیں لاتے تھے؟ جواب:۔ میرے پاس صرف وزارت اطلاعات کا ہی ذریعہ تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ وزیر اطلاعات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی پنجاب میں ایک سے زیادہ دفعہ آئے تھے۔

عدالت نے پوچھا۔ کیا آپ کو ڈاکٹر قریشی نے بھی کسی چیز کی اطلاع دی تھی؟ خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ ڈاکٹر قریشی نے مجھے بتایا تھا۔ کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمدؐ براہ راست پریس کو لٹریچر مہیا کرتے رہے ہیں۔ جو لوگوں کو اشتعال دلانے والا تھا۔ میں نے ان کو وزیر اعلیٰ پنجاب اور ڈائرکٹر تعلقات عامہ سے بات کرنے کو کہا تھا۔ سوال:۔ کیا آپ نے کراچی کے علماء کو کسی طریقہ سے تلقین کی تھی؟

جواب:۔ جی ہاں۔ سوال:۔ ان پر آپ کے ذاتی اثر کے استعمال کا کیا نتیجہ نکلا تھا؟ جواب:۔ مجھے کسی نے بھی کوئی یقینی بات نہیں کہی تھی۔ اور نہ وعدہ ہی کیا تھا۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا تھا۔ کہ بعض علماء ڈائرکٹ ایکشن کے حق میں نہیں تھے۔ اسی وجہ سے کوئی تشویشناک صورت حال پیدا نہیں ہوئی۔ سوال:۔ کیا مجلس عمل کراچی میں ۳؍جون ۱۹۵۲ء کو تشکیل کی گئی تھی؟ جواب:۔ جی ہاں۔ اس مجلس کی تشکیل جہانگیر پارک میں احمدیوں کے جلسے میں چودھری محمد ظفر اللہ خاںؐ کی شرکت کا براہ راست نتیجہ تھی۔

خواجہ ناظم الدین نے اس کے بعد وکیل کی جرح کے جواب میں کہا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کراچی کے تمام ممتاز علماء احمدیوں کے خلاف تحریک میں شامل تھے۔

سوال:۔ کیا مطالبات کی حمایت میں جلسے ہوا کرتے تھے؟ جواب:۔ پنجاب کے بارے میں یہ درست ہے۔ کراچی کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہاں ان دنوں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ جس کے تحت عام جلسے کرنا منع تھا۔ اور مجھے یاد نہیں پڑتا۔ کہ اس قسم کا کوئی جلسہ ہوا ہو۔ سوال:۔ کیا کراچی میں مطالبات کے حق میں لگاتار پراپیگنڈا جاری تھا؟ جواب:۔ جی ہاں بعض حد تک۔ مطالبات سے متعلق صرف اردو اخبارات میں بعض مضمون چھپے تھے۔ انگریزی اخبارات اس سوال پر خاموش رہے۔ سوال:۔ کیا علماء نے مطالبات کے سلسلے میں پریس کانفرنسیں منعقد کیں۔ اور اخباروں کو بیانات دیئے؟ جواب:۔ یہ سرگرمی زیادہ تر مولانا عبدالحامد بدایونی تک ہی محدود رہی۔

سوال:۔ کیا آپ نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو مشورہ دیا تھا۔ کہ انہیں ایسے اخبارات اور علماء کے متعلق کیا کرنا چاہیئے۔ جو اس تحریک کو ہوا دے رہے ہیں؟ جواب:۔ وزارت داخلہ کے پاس ان ہدایات کا پورا ریکارڈ موجود ہے۔ جو وہ صوبے میں بدامنی کو روکنے کے لئے جاری کرتی رہی ہے۔ ان ہدایات میں ان سے کہا گیا تھا۔ کہ اس سلسلہ میں ضابطہ فوجداری کی دفعات کو جہاں بھی ان کا اطلاق ہوتا ہو۔ استعمال کریں۔ دوسری طرف میں نے اور ڈائرکٹر پبلک انفارمیشن نے وزیر اعلیٰ سے کہا تھا کہ وہ اخبارات کے ایڈیٹروں سے کہیں۔ کہ وہ عوام کے جذبات کو مشتعل نہ کریں۔ باقی

بقیہ صــ

جواب:۔ میرا خیال یہ نہیں۔ اس بارے میں اس کے پیش نظر خود اپنی پالیسی تھی۔ سوال:۔ کیا جولائی ۱۹۵۲ء کے پہلے ہفتے میں ان اخبارات کو ذیل کی رقمیں دی گئیں

(۱) ۱۲؍جولائی ۱۹۵۲ء کو "آفاق" کو چالیس ہزار روپے۔
(۲) ۵؍جولائی " " "احسان" کو " " "
(۳) ۳۱؍جولائی ۱۹۵۳ء کو "زمیندار" کو دس ہزار روپے

جواب:۔ جی ہاں۔ سوال:۔ جب یہ اخبارات قابل اعتراض سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ تو آپ نے انہیں یہ رقمیں کیوں دیں؟ جواب:۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ قابل اعتراض سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ سوال:۔ "آفاق" کو پہلی ادائگی کب کی گئی۔ جواب:۔ جولائی ۱۹۵۱ء میں۔ سوال:۔ کیا یہ روپیہ جون ۱۹۵۱ء میں حاصل نہیں کر لیا گیا تھا؟ جواب:۔ ادائیگی اس روپے کے وصول ہوتے ہی کر دی گئی تھی۔ سوال:۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روپیہ جون ۱۹۵۱ء میں حاصل کیا گیا؟ کیا یہ صحیح ہے جواب:۔ ہو سکتا ہے۔ صحیح ہو۔ سوال:۔ اگر آفاق جون ۱۹۵۱ء ہی میں روزنامہ کی صورت میں منتقل ہوا۔ تو آپ نے یہ بات خطرناک یا قابل اعتراض نہیں سمجھی کہ اسے بیالیس ہزار روپیہ دے دیا جائے؟ جواب:۔ نہیں یہ اخبار ایسے مالکوں کے ہاتھ میں تھا۔ جو میرے نزدیک اس معاملہ میں ایسے معتمد تھے۔ کہ ان کے پاس رقم محفوظ رہتی۔ سوال:۔ کیا یہ مالک ابھی تک معتمد ہیں۔ کہ ان کے پاس رقم کو محفوظ سمجھا جائے؟ جواب:۔ مجھے ان کی موجودہ مالی حالت کا علم نہیں۔ سوال:۔ کیا ان مالکوں

س: آپ نے علماء کے متعلق وزیر اعلیٰ کو کیا مشورہ دیا؟ ج: کہ علماء عوام کو مشتعل کئے بغیر ان سے یا ہم سے گفت و شنید کر سکتے ہیں یا اپنا نقطہ نگاہ ہمیں پہنچا سکتے ہیں۔

س: کیا آپ نے وزیر اعلیٰ کو مشورہ دیا تھا کہ علماء کو کھلے طور پر مذہبی عقائد کے اظہار سے روک دیا جائے؟ ج: ایسا مشورہ مذہبی رائے کے اظہار کی آزادی کے خلاف ہوتا۔ مجھے افسوس ہے کہ وزیر اعلیٰ ابھی اس سے گریز کرنے پر مائل تھے۔ اگر مرکزی یا صوبائی حکومتیں علماء کو عوام میں ختم نبوت کے متعلق اپنے مذہبی عقائد کے اظہار سے روک دیتیں تو حکومت کا عوام اور علماء سے تصادم ہو جاتا۔ وزیر اعلیٰ اس ذمہ داری کو مرکز کی طرف منتقل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پنجاب نے یہ کیا کہ نہ صرف اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دے دی۔ بلکہ جب مقررین حد سے بڑھنے لگے۔ تو انہیں قابو پانے میں ناکام رہی۔ آزادیٔ تقریر کا مطلب بے راہ روی نہیں ہوتا۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے مقررین نے پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ جس کے باعث وہ دفعات ۱۵۳ الف اور ۲۹۵ الف کی زد میں آ گئے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر ان دو دفعات کا استعمال کیا جاتا۔ تو حالت اتنی ابتر نہ ہوتی اگر علماء ڈائرکٹ ایکشن سے منحرف ہونا بھی چاہتے تھے۔ تو وہ رائے عامہ کی بناء پر نہ ہو سکتے تھے۔ سوال: کیا اشتعال انگیز تقریریں آپ کے علم میں آئیں؟ ج: موجود وزارت داخلہ کے علم میں آئیں۔ اور وزارت داخلہ نے حکومت پنجاب کی توجہ اس موضوع کی طرف مبذول کرائی۔

س: اگر میں آپ سے یہ کہوں۔ کہ جولائی ۱۹۵۲ء سے لیکر فروری ۱۹۵۳ء تک وزارت داخلہ کا اس موضوع پر کوئی مراسلہ حکومت پنجاب کے ریکارڈ پر نہیں۔ تو کیا آپ میری تردید کریں گے؟ ج: اس موضوع پر سرکاری مراسلات کے علاوہ وزیر داخلہ مسٹر گورمانی کے پاس کافی تعداد میں تار موجود ہیں۔ جو حکومت پنجاب کو بھیجے گئے تھے۔

س: کیا آپ نے یہ تار دیکھے ہیں؟ ج: مسٹر گورمانی نے یہ تار مجھے پڑھ کر سنائے۔ ان میں سے ایک تار میں وزارت داخلہ نے حکومت پنجاب سے دریافت کیا ہے۔ کہ اس نے قابل اعتراض تقریروں کے خلاف کیا اقدام کیا ہے۔ جو "سندھ" میں شائع ہوئیں۔ س: کیا مرکزی حکومت اخباروں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتی؟ ج: مجھے یقین ہے کہ مرکزی حکومت سنٹرل سیفٹی ایکٹ کے تحت اخباروں کے خلاف اقدام کر سکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ اس قانون کا استعمال صرف ایسے انتہائی حالات میں کیا جاتا تھا کہ جب مملکت کا وجود خطرے میں ہو۔

س: کیا آپ سیفٹی ایکٹ کے تحت بھی علماء کے خلاف کاروائی کر سکتے تھے؟ ج: میں نے پہلے ہی کہا ہے۔ کہ یہ آزادیٔ تقریر کے اصول کی خلاف ورزی ہوتی۔ اور اس پالیسی کے خلاف بھی جس کے تحت سیفٹی ایکٹ نافذ کیا گیا۔

س: آپ نے ان علماء کی ملاقات سے انکار کیوں نہ کر دیا۔ جو اشتعال انگیز تقریریں کرتے تھے؟ ج: اگر میں ایسا کرتا تو یہ میری اس پالیسی کے خلاف ہوتا کہ انہیں اس بات کا قائل کیا جائے کہ وہ درست پر گامزن نہیں ہیں۔

س: کیا مولانا اختر علی خان کسی نہ کسی حیثیت سے آپ سے اکثر ملا کرتے تھے؟ ج: وہ مجھے اکثر تو نہیں ملا کرتے تھے۔ لیکن میں نے کئی مواقع پر انہیں دیکھا۔ ملاقاتوں کے بعد ان کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ وہ میرے نہایت وفادار اور فرمانبردار پیروکاروں میں سے ہیں۔ لیکن وہ جوں ہی پنجاب پہنچے۔ انہوں نے ہمیشہ آپ کو اس کے برعکس ثابت کیا۔ س: آپ نے مولانا اختر علی سے اس کے بعد ملنے سے انکار کیوں نہ کر دیا جب آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ پنجاب جا کر اپنی باتوں سے منحرف ہو گئے ہیں؟

ج: یہ میری عادت تھی کہ میں کسی سے ملاقات کے لئے انکار نہیں کیا کرتا تھا خواہ اس کا برتاؤ میرے ساتھ کیسا ہی ہو۔ س: کیا آپ نے مولانا اختر علی خان سے کہا کہ وہ اس رنگ میں لکھنا بند کر دیں جو انہوں نے اختیار کر رکھا تھا؟ ج: مسئلہ ختم نبوت ان کے ساتھ کبھی زیر بحث نہیں آیا۔ سوائے اس وقت کے جب وہ وفد کے ممبر بن کر آئے تھے۔ ختم نبوت سے متعلق میں نے ان کے مضامین کے بارے میں ان سے بحث نہیں کی۔

زمیندار احمدیوں کیخلاف تحریک کو سب سے پرزور طور پر چلا رہا تھا

تحقیقاتی عدالت میں میر نور احمد کا بیان!

لاہور ۲ دسمبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جمعہ کو میر نور احمد سابق ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ پنجاب نے جو بیان دیا اس کا ایک حصہ "المصلح" کی گذشتہ اشاعت میں آ چکا ہے۔ ذیل میں بیان کا باقی حصہ دیا جاتا ہے۔ میر نور احمد نے کہا۔ سرکاری افسروں کے موقف کے متعلق جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ جولائی کی کانفرنس کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ س: کیا اس کانفرنس میں ایک فیصلہ ان الفاظ میں بھی ہوا تھا کہ "حکومت کی نشر و اشاعت کی مشینری کو تیز تر کر دیا جائے۔ تاکہ غرض مند اور مفاد پرست گروہ عوام کو فریب میں مبتلا نہ کر سکیں نیز اخبارات کے ذریعہ سے ہونے والے پروپیگنڈا کو بھی تیز تر کر دیا جائے۔ اور جو اخبارات عام طور پر حکومت کے حامی ہیں۔ ان سے بھی اس معاملہ میں تعاون کرنے کو کہا جائے۔ اس معاملے میں ان کا موقف کچھ بھی کیوں نہ ہو بلکہ اگر حکومت کے موافق نہیں ہے"

ج: ہاں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ لیکن یہ اس غلط فہمی کے سلسلہ میں تھا جو بعض لوگ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے عمل کے بارے میں پھیلا رہے تھے۔ غلط فہمی یہ پیدا کی گئی تھی کہ حکومت نے مساجد میں اجتماع ممنوع قرار دے دیا ہے۔ کانفرنس در اصل ڈپٹی کمشنروں کو یہ ہدایت دینے کیلئے منعقد کی گئی تھی کہ ان احکام کے نفاذ میں انہیں کیا احتیاطیں کرنی ہیں۔

س: کیا حکومت کے حامی اخبارات جو عوام میں ... والی سرکاری پالیسی کے برعکس چل رہے تھے؟

ج: جہاں تک میں جانتا ہوں حکومت نے کوئی ایسی نئی پالیسی وضع نہیں کی کہ اخبارات کو کیا لکھنا چاہیئے۔ یا کیا نہیں لکھنا چاہیئے۔ عدالت نے ان سے پوچھا۔ حکومت کے حامی اخبارات کون کون سے تھے۔ تو انہوں نے بتایا۔ "زمیندار" "آفاق" "احسان" اور "مغربی پاکستان" کے متعلق عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ حکومت کے متعلق ان کا نقطہ نگاہ ہمدردانہ ہے۔

س: "آفاق" کا پہلا شمارہ کب شائع ہوا؟

ج: روزنامہ کی حیثیت سے جون ۱۹۵۱ء میں اس سے پہلے "آفاق" ہفت روزہ پرچہ کی حیثیت سے شائع ہوتا تھا۔ س: کیا ۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک حکومت کے اخبارات کو کوئی رقمیں عطا ہوئیں؟ (جواب اسی صفحہ کالم ۵ پر)

۵ ج: جولائی ۱۹۵۱ء میں ان اخبارات کے پرچے خریدے جاتے ہیں اور اس کے عوض انہیں ادائیگیاں ہوا کرتی تھیں۔ لیکن ٹھیک تاریخ کے متعلق میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ س: ان اخبارات کے پرچے خریدنے کے لئے انہیں "فرد" "فرد" جو رقمیں دی گئیں کیا وہ آپ کو یاد ہوں گی؟ ج: "آفاق" کو ایک لاکھ روپیہ "احسان" کو بہتر ہزار "زمیندار" کو تیس ہزار روپے اور "مغربی پاکستان" کو بائیس ہزار روپے۔ میر نور احمد نے عدالت کو بتایا ان چاروں اخبارات میں سے "زمیندار" احمدیوں کے خلاف تحریک کو سب سے زیادہ پرزور طور پر چلا رہا تھا۔ س: کیا یہ اس وجہ سے تھا۔ کہ ایسے "آفاق" اور "احسان" سے کم رقم ملی؟ (بقیہ صفحہ ۸)

فسادات پنجاب کی تحقیقات کا بل منظور کرلیا گیا

لاہور ۸ دسمبر: پنجاب اسمبلی نے پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقات کا بل منظور کر دیا۔ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ پنجاب کے ہنگاموں کی تحقیقاتی عدالت قائم کرنے . . . . کے لئے جو دو آرڈیننس جاری کئے گئے تھے۔ انہیں قانونی شکل دی جائے۔ اس سلسلہ میں مخالف پارٹی کے ارکان اور دیگر ممبروں کی پیش کردہ ترمیمات نامنظور کر دی گئیں۔ ملک فیروز خان نون نے بحث کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ جہاں تک مخالف پارٹی کے پہلے مطالبہ کا تعلق ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت میں جو لوگ طلب کئے جائیں سب کو وکیل کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ تحقیقاتی عدالت کو یہ حق ہے۔ کہ عدالت میں پیش ہونے والے جس فرد کو چاہیئے۔ اس بات کی اجازت دیدے۔ کہ وہ وکیل کر سکے۔ جہاں تک مخالف پارٹی کے دوسرے مطالبہ کا تعلق ہے۔ کہ عدالت کو یہ اختیار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مجرموں کو سزا دے سکے۔ تو اس کے متعلق مخالف پارٹی بل میں ترمیم پیش کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا مخالف پارٹی کی ترمیموں کا مقصد بل کی منظوری میں رکاوٹ ڈالنا اور انصاف میں حائل ہونا تھا۔ ملک فیروز خان نون نے یہ الزام عائد کیا۔ کہ مخالف پارٹی کے لوگ ان افراد سے ساز باز رکھتے ہیں۔ جنہوں نے ہنگامے کرائے۔ پنجاب اسمبلی میں آج التوا کی پندرہ تحریکیں پیش کی گئیں۔

پاکستان مسلم لیگ عاملہ کا اجلاس طلب کر لیا گیا

کراچی ۸ دسمبر: اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۲ دسمبر ہفتہ کے روز چار بجے شام وزیر اعظم محمد علی کی قیامگاہ پر منعقد ہوگا۔

افغانستان کا ثقافتی وفد ماسکو جا رہا ہے

کابل ۸ دسمبر: آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے روس کی دعوت قبول کرتے ہوئے ایک ثقافتی وفد روس بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد کابل یونیورسٹی کے ریکٹر کی قیادت میں اس ہفتے کے آخر تک عازم ماسکو ہو جائے گا۔

وزیر مالیات ڈھاکہ جائیں گے

کراچی ۸ دسمبر: آنریبل مسٹر محمد علی وزیر مالیات واقتصادی امور حکومت پاکستان علاقہ تھل کے دورہ پر کراچی سے ۱۲ دسمبر کو روانہ ہوں گے موصوف کے ساتھ وزارت اقتصادی امور کے سیکرٹری مسٹر سعید حسن ہوں گے۔ وزیر موصوف ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو جوہر آباد اور قائد آباد جائیں گے موصوف لاہور میں دو دن قیام کریں گے۔ اور ۱۹ دسمبر کو کراچی واپس آئیں گے۔

بھارت اور پاکستان کے مسائل پر وزیر اعظم کی بھارتی ہائی کمشنر سے گفتگو

کراچی ۸ دسمبر: کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر سنہا مہتہ سے بھارت اور پاکستان کے باہمی مسائل پر بات چیت کی۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

یہ تعمیر دفتر کا ہو کسی قسم کا چندہ کسی خادم کے ذمہ بقایا نہیں رہنا چاہیئے۔ اس کی کامیابی کے لئے حلقہ وار وفود تیار کئے جا سکتے ہیں۔ مقامی بزرگوں سے ترغیب وتحریص کے ذریعہ کام لیا جا سکتا ہے۔ خدام کے اجلاس وغیرہ منعقد کرکے خدام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ اگر کوئی مجلس مناسب سمجھے۔ تو جو خدام نقدی کی صورت میں ادائیگی نہ کر سکیں۔ ان سے جنس کی صورت میں وصولی کی جا سکتی ہے۔ مگر کوئی خادم نہیں رہنا چاہیئے جو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی آمد سے پہلے پہلے اپنے بقایاجات ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہ ہو چکا ہو۔"

موجودہ سال کے عہدہ داروں کا اولین فرض ہے کہ وہ اس طرف پوری توجہ دیں۔ اور اس ہفتہ کو نتائج کے اعتبار سے سو فیصدی کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ مجلس کے مفاد سے قطع نظر یہ وقت خود ان کے لئے بھی نہایت مفید اور قیمتی ہے کہ انہیں موقعہ مل جائے گا۔ کہ مرکز کی آواز پر افراد میں جو بیداری کی لہر پیدا ہوتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اپنی کمیوں کو دور کرکے اپنی کارگزاری میں اہم اضافہ کر لیں گے۔ اور جب وہ دوسروں کے سپرد اپنا کام کریں گے تو ان کی آنکھیں ایک جائز فخر کی روشنی سے چمک رہی ہوں گی۔ اور خدا کے حضور بھی ان کا نام ان لوگوں کی فہرست میں آئے گا۔ جو خدا اور اس کے خلیفہ اور نظام سلسلہ سے کوئی عہد باندھتے ہیں تو اسے پورا کر دکھاتے ہیں۔

ہم تمام مجالس کے عہدہ داران اور خدام سے پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ مرکز کی ہدایات کے مطابق اس ہفتہ سے بہترین نتائج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اسے پوری طرح کامیاب بنائیں گے انشاء اللہ

طاقتور پاکستان آزاد دنیا کیلئے ایک اثاثہ ہے

امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن کا اعلان

کراچی ۸ دسمبر۔ نائب صدر امریکہ مسٹر رچرڈ نکسن نے آج ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ پاکستانی عوام اور ان کے راہنما کمیونسٹوں کی ہوس ملک گیری کو ناکام بنانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں نہ صرف پاکستان بلکہ پورے ایشیا میں عوام کا معیار زندگی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے امکانی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مسٹر نکسن اور ان کی اہلیہ نے آج صبح قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائے۔ اس کے بعد انہوں نے گھریلو صنعتوں کے ایک مرکز کا معائنہ کیا۔ موصوف نے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی سے ملاقات کی۔ اور شام کے ۵ بجے انہوں نے ریڈیو پاکستان کے براڈکاسٹنگ ہاؤس کا معائنہ کیا۔ اور وہاں ایک تقریر ریکارڈ کرائی۔ جو رات ۸ بجے ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے نشر کی گئی۔ مسٹر نکسن نے کہا ریڈیو پاکستان سے عوام کو خطاب کرتے ہوئے بڑی مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ وقت کی قلت کے سبب میں اس ملک کے مشرقی حصہ میں نہ جا سکا۔ میرے اس مختصر زمانہ قیام میں آپ کی حکومت نے میرے ساتھ انتہائی مخلصانہ برتاؤ کیا ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا۔ مجھے پاکستان کی ترقی کے مختلف منصوبوں کا جائزہ لینے اور عوام سے بھی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ صنعتی علاقوں کے عوام اور یونیورسٹی کے طلباء نے مجھے اپنے خیالات سے باخبر ہونے کا موقعہ دیا۔

پاکستان نے آزادی حاصل کرنے کے بعد انتہائی مشکل حالات اور مسائل کا جس خوبی سے مقابلہ کیا ہے اس نے ہم امریکیوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ پاکستان میں خواص وعوام سے ملاقات اور مختلف شعبوں کا جائزہ لینے کے بعد ہمارے ان احساسات کی مکمل تصدیق ہو گئی ہے۔ مسٹر نکسن نے اپنے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایشیا کا یہ دورہ میں صدر آئزن ہاور کی خواہش کے مطابق پورا کر رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی تھی۔ کہ میں ایشیا کے عوام کے احساسات کو سمجھوں۔ اور انہیں بتا دوں کہ امریکی عوام اور حکومت ان کے مسائل میں کتنی دلچسپی لیتے ہیں۔ امریکہ اور ایشیا کے عوام کے درمیان دوستانہ تعلقات بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ مستقبل میں یہ تعلقات اور بھی زیادہ مضبوط ہوں گے۔ دنیا آج دو مختلف قوتوں میں تقسیم ہے۔ ایک طرف وہ ممالک ہیں جن کے عوام آزاد ہیں۔ اور دوسری طرف کمیونسٹ آمریت کے آہنی پنجہ میں مقید عوام ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ایشیا کے آزاد ممالک کے عوام اپنی آزادی کا تحفظ کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ مسٹر نکسن نے کوریا میں کمیونسٹ حملہ کی مذمت کی اور کمیونسٹوں کی جارحانہ کارروائیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ ایشیا کے عوام اور لیڈر اور خاص طور پر پاکستانی عوام اور ان کے رہنما کمیونسٹوں کی ہوس ملک گیری کو ناکام بنانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ مسٹر نکسن نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اسی سلسلے میں پورے ایشیا کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور ان ممالک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے امکانی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان میں امریکی فنی امداد کے پروگرام کے تحت آپ کی حکومت کے تعاون سے کافی کام ہو رہا ہے۔ اور اس تعمیری کام میں روز بروز اضافہ بھی ہوتا جا رہا ہے۔ دوسری قومیں بھی کولمبو پلان اور دوسرے ذرائع سے اس اہم کام میں امکانی امداد کر رہی ہیں۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے میں پاکستانی عوام کو امریکہ کی دوستی کا پھر یقین دلاتا ہوں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ آزاد اور طاقتور پاکستان آزاد دنیا کے لئے بہت بڑا سہارا ہے۔ اور ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ آپ کے قابل وزیر اعظم کی قیادت میں پاکستان آزادی اور ترقی کی راہ پر برابر گامزن رہے گا۔

بھارت نے کشمیر اور سنکیانگ کی سرحد پر فوجی چوکیاں قائم کردیں

نئی دہلی ۸ دسمبر: آج یہاں پارلیمنٹ میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہ انکشاف کیا۔ کہ بھارت نے کشمیر میں شمال مشرقی سرحدوں کے کنارے کنارے فوجی طاقت بڑھا دی ہے۔ اور کشمیر وسنکیانگ کی سرحد پر فوجی چوکیاں قائم کر دی ہیں۔ اور اس طرح سنکیانگ سے کثیر تعداد میں کشمیر آنے والے تارکان وطن کا داخلہ روک دیا گیا ہے۔ اب تک سنکیانگ سے ۱۹۶ تارکان وطن کشمیر میں داخل ہو چکے ہیں۔

پاکستان کا آئین آئندہ سال کے وسط تک تیار ہو جائیگا

امرتسر میں مولوی تمیز الدین خان کا بیان

امرتسر ۸ دسمبر۔ دستور ساز اسمبلی پاکستان کے صدر مولوی تمیز الدین خاں کل براہ کلکتہ ڈھاکہ جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران کہا۔ کہ آئندہ سال کے وسط تک پاکستان کا دستور تیار ہو جائیگا۔ اور دستور ساز اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔